سوال

(957) جائے ملکیت میں نمازِ قصر کرنے کا کیا حکم ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید کا اپنے آبائی گاؤں (واقع ضلع میانوالی) میں اپنا ذاتی مکان ہے۔ وہیں ساتھ ہی اس کے والدین کا بھی گھر ہے۔ زید کے والدین وفات پاچکے ہیں۔ زید بسلسلۂ ملازمت گھر سے دُور رہا اور اب وہ لاہور میں اپنے بیٹے کے ساتھ مقیم ہے۔ میانوالی والا مکان مقفل پڑا ہے۔ زید اور اس کے بچوں کا اس آبائی گاؤں میں جا کر رہنے بسنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ البتہ خوشی یا غمی کے موقع پر جب کبھی میانوالی جانا ہو تو وہ اس مکان میں قیام کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ایسی صورت میں زید اور اس کے اہل خانہ میانوالی میں (اس مکان یا گاؤں میں) نماز قصر پڑھیں یا پوری۔ مزید برآں زید کا ایک مکان ضلع بھکر میں بھی ہے۔ جہاں بالآخر (جلد یا بدیر) جا کر رہنے کا خیال ہے وہاں نماز کے بارے میں کیا حکم ہو گا؟ مزید یہ کہ نماز قصر کتنے دن تک پڑھی جا سکتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ جائے مِلک (اپنی ملکیت والی جگہ یا مقام) میں نماز کا اتمام کیا جائے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو! (الاعتصام، شمارہ: ۴۱، جلد نمبر: ۴۲، ۱۹۹۰ئ) مستقل کسی جگہ ٹھہرنے کے عزم کے ساتھ قریباً چار یوم تک قصر پڑھی جا سکتی ہے۔ اس لیے کہ نبی ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر ۴ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور ۸ تاریخ کو منیٰ کی طرف روانہ ہو گئے۔ ان اَیام میں آپ دوگانہ پڑھتے رہے اور یہ قیام بہ نیت عزم وجزم تھا۔ اس سے زیادہ دنوں کی فیصلہ کُن دلیل نہیں مل سکی۔ البتہ حالت تردّد میں بلا عزم اور پختہ ارادہ کے بغیر جب تک انسان سفر میں ہے بلا تحدید اَیام قصر ہو سکتی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ : 785